اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / دسواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 30 / دسمبر 2024ء بمطابق ۲۷ / جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	23
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	23
5	مشترکہ تعزیتی قرارداد۔	26

جلد 10   ☆☆☆   شمارہ 03

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 30 / دسمبر 2024ء بمطابق ۲۷ / جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ۔

بوقت سہ پہر 03 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّمَاالۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَاذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًاوَّعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۚ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳﴾ط اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ط لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَمَغۡفِرَۃٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۚ﴿۴﴾

﴿پارہ نمبر ۹ سُوۡرَۃُ الانفال آیات نمبر ۲ تا ۴﴾

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آئے اللہ کا تو ڈر جائے اُنکے دِل اور جب پڑھا جائے اُن پر اُسکا کلام کہ زیادہ ہو جاتا ہے اُنکا ایمان اور وہ اپنے رَبّ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہم نے جو اُنکو روزی دی ہے اُسمیں سے خرچ کرتے ہیں۔ وہی ہیں سچے ایمان والے اُنکے لئے درجے ہیں اپنے رَبّ کے پاس اور معافی اور روزی ہے عزت کی۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔اَمَّابَعْدفَا اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب۔۔۔(مداخلت) جی؟

میر اسداللہ بلوچ: Point of public importance, Rule No.201

جناب اسپیکر: جی پلیز۔

میر اسداللہ بلوچ: thank you sir! جناب! اسمبلی کے قانون اور ضابطے کے مطابق ہر وقت سی ایم صاحب یہی کہتے ہیں کہ اِس کو اِسی طریقے سے چلائیں تو ہم بھی اس پر متفق ہیں۔مَیں نے یہاں question raise کیئے تھے۔اسمبلی کے قانون کے مطابق پندرہ دن کے اندر اندر محکمہ پابند ہے کہ وہ جواب آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ تک پہنچائے۔ 15 نومبر کو یہاں سے آپ نے لیٹر لکھا، ڈیڑھ مہینہ ہوگیا ہے اور اہم نوعیت کا سوال ہے، مائنیز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔میرے پاس بلوچستان کے چمن سے لیکر چاغی کے علاقے کے ڈیلیگیشنز آئے، ہمارے جتنے مائنز اونرز ہیں، جو دس سال، بیس سال پہلے اُن کو لائسنس الاٹ ہوئے تھے۔وہ کینسل کیئے گئے ہیں۔کوئی وجوہات نہیں ہیں۔اسپیکر صاحب! یہ سرزمین چاکر اور گوہرام کی سرزمین پر بیٹھے ہوئے لوگ، جو مدتوں سے سرزمین کے، زمین کے نیچے دفنی ہوئی جو دولت ہے، پاکستان کے آئین میں واضح لکھا ہوا ہے 172 کلاز (3) کہ جو منرلز یہاں سے نکلیں گی، پہلے حق اِسی صوبے کا ہے۔اِن کو کینسل کرنے کا کس کو حق کس نے دیا ہے؟ اور بات کیا ہوئی ہے، کیا دو کلومیٹر کے رینج پر، ایک کلومیٹر کے رینج پر، یہ ساری چیزیں جو آپ نے لی ہوئی ہیں، آپ میں گنجائش نہیں ہے، ہم بڑی ایک کمپنی کو دینا چاہتے ہیں، یہ بڑی زیادتی ہے۔سوال کا آپ جواب نہیں دے رہے ہیں۔مَیں سمجھتا ہوں کہ کیا بلوچستان یتیموں کی سرزمین ہے، اِس کو کالونی کے طور پر چلانا چاہتے ہیں، ایک نوآبادیات کے طور پر چلانا چاہتے ہیں؟ کیا بلوچستان میں یہاں چنگیز اور ہلاکو خان اور رنجیت سنگھ کی یادیں تازہ کرنا چاہتے ہیں؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انداز ترک کیا جائے۔اور جو ہمارے سوالات ہیں اُن کو ٹائم پر یہ اُنکی ذمہ داری ہے کہ وہ دے دیں۔اِس سے پہلے جناب اسپیکر صاحب! آپ نے رولنگ دی تھی۔مَیں نے ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی کے حوالے سے ایک question raise کیا تھا اُس کے جواب سے مَیں مطمئن نہیں تھا۔آپ نے رولنگ دی تھی کہ concerned minister آپ کے ساتھ بیٹھ کر سارے ڈاکومنٹس آپ کے ساتھ شیئر کرکے، اسپیکر صاحب! تین مہینے گزر گئے ہیں اور آپکی وہ رولنگ جو آپ نے دی ہے، اگر آپکی رولنگ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ پی ڈی ایم اے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں؟

میر اسد اللہ بلوچ: Right۔تو آپ کی رولنگ کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔تو پھر اسمبلی کے تقدس کا کیا ہوگا؟ ہم آئے ہوئے ہیں۔آپ یہاں ایک ٹریژری بینچ سے آپ کی پارٹی سے تعلق ہے بیشک لیکن آپ اسپیکر ہیں۔آپ یہاں غیر جانبدار ہو کے اسمبلی کو چلا بھی رہے ہیں۔آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ اسی پیمانے پر اس کو چلاتے رہیں گے۔ ہمارے لئے آپ قابل احترام ہیں دیکھیں اسپیکر صاحب! بلوچستان میں گوادر پورٹ سے بلوچستان کے عوام کو کچھ نہیں ملا ہے، سیندک سے کچھ نہیں ملا ہے، ریکوڈک سے کچھ نہیں ملا ہے، گوادر ایئر پورٹ ابھی بننے جا رہا ہے، بلوچستان کے لئے کوئی شیئر نہیں ہے۔گیس یہاں سے نکلتی رہی ہے۔پرسوں وزیر اعلیٰ کے اپنے ڈسٹرکٹ ڈیرہ بگٹی سے اُن کی پارٹی سے تعلق رکھنے والے اُنکے ووٹروں نے احتجاج کیا تھا۔یہ سوشل میڈیا پر آیا تھا کہ سترہ سالوں سے ہم بیٹھے ہوئے ہیں ہم کنٹریکٹ پر ہیں، ہمیں یہ ریگولر نہیں کر رہے ہیں۔اور rules کے مطابق پی پی ایل کے تین مہینے کے اندر ان کو ریگولر کیا جاتا ہے۔ یہاں تو عجیب وغریب ایک استحصال کا نظام چھایا ہوا ہے، آئین کی پامالی ہو رہی ہے۔جناب اسپیکر صاحب! آپ کی سوئی گیس کے 100 ارب روپے جو ہمارے بنیادی واجبات ہیں وہ اُنکے اوپر ہیں۔اور وہ غیر قانونی طور پر ہمیں دینا نہیں چاہتے ہیں بات کرنا نہیں چاہتے ہیں۔بلوچستان گورنمنٹ نے بھی request کی ہے۔وہ بات کرنا بھی نہیں جانتے ہیں۔بات کا جواب بھی صحیح طریقے سے نہیں دینا جانتے ہیں یا دینا نہیں چاہتے ہیں۔بس ہاں کہتے ہیں اور اِس کو گول مول کر پیش کرنا چاہتے ہیں۔بلوچستان کو اُنہوں نے یتیموں کی سرزمین سمجھ کر ایک لُوٹ کھسوٹ کا ماحول گرم کیا ہوا ہے۔تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہے بلوچستان کے عوام کو صرف جو اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں اُن کو مسنگ کر کے kill him and dump کی صورت میں پھینکا جاتا ہے۔بلوچستان کے لیے یہی رہ گیا ہے۔اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو یہاں کبھی امن کے طلبگار یہ نہیں کہتے ہیں کہ بلوچستان میں ہم امن لا رہے ہیں۔ امن کے طلبگار آئین کی پاسداری کرتے ہوئے اِس بات کا نوٹس لے لیں کم از کم انصاف ہونا چاہیے۔پاکستان کے آئین میں واضح لکھا ہوا ہے کہ استحصال کے خلاف اِس آئین کے تحت کارروائی ہوگی۔اور بلوچستان کا استحصال قومی استحصال ہو رہا ہے۔جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کا کیس سیاسی اور قومی ہے۔لہٰذا وہ ڈائیلاگ کے ذریعے بلوچستان اور اسلام آباد کے درمیان یہ جنگ چالیس، پچاس سال سے جو چل رہی ہے لوگ اپنے حق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں اس جدوجہد کو منطقی انجام تک پہنچانے کی خاطر صرف ایک ہی لفظ کافی ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کیئے جائیں۔اور یونائیٹڈ نیشن کے اپنے چارٹر پر عملدرآمد کرتے ہوئے اور آپ کے جنیوا کنونشن کے اُس معاہدے کے تحت بلوچستان کے مسئلے کو حل کیا جائے۔بلوچستان میں اب جب سے APEX کمیٹی نے اعلان کیا ہے، پانچ سو نوجوان بلوچستان سے مسنگ ہوئے ہیں اُن کا پتہ نہیں لاش کہاں سے پھینک رہے ہیں۔یہ سلسلہ اگر چلتا رہا تو مَیں سمجھتا ہوں کہ بڑی ناانصافی ہوگی۔جناب اسپیکر صاحب! اِس فلور کے حوالے

سے مَیں کہتا ہوں کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن بند کیا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ اپنے Point of public importance سے ہٹ گئے ہیں۔

میر اسداللہ بلوچ: مَیں کھل کر بلند و بانگ کہہ رہا ہوں کہ بلوچستان میں فوجی آپریشن بند کیا جائے۔ جتنے سیاسی کارکن ہیں اُن کو رہا کیا جائے بشمول عمران خان کے۔ thank you.جی۔

جناب اسپیکر: .ok، point on record آ گیا آپ کا۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ کو مَیں اسد بلوچ صاحب! یہ تھوڑا سا بتا دیتا ہوں کہ مائنز اینڈ منرلز کے منسٹر صاحب چونکہ موجود نہیں ہیں۔ مَیں اُن سے رابطہ کرکے اُن کی availibility کی آپ کو اطلاع کی جائے گی اور آپ کی اِنشاءاللہ وتعالیٰ نشست ہوگی اُن کے ساتھ مائنز اینڈ منرلز کے حوالے سے۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 17 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! Question No.17

جناب اسپیکر: جی وزیر تعلیم صاحبہ پلیز۔

☆17 میر زابد علی ریکی رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2024ء۔</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست ہے کہ سال 24-2023ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ تعلیم نے گریڈ 1 تا گریڈ 15 کی کل کتنی اسامیاں تخلیق کی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع واشک میں محکمہ تعلیم کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، ان خالی پڑی ہوئی اسامیوں کا نام اور گریڈ کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 دسمبر 2024ء۔

اس ضمن میں دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر اے-20/11-1909 / جی بی مورخہ 07-12-2024 کے تحت تفصیل متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے ذیل تفصیل مہیا کی ہے، تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سال 24-2023ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ تعلیم میں گریڈ 1 تا 15 کی تخلیق کی گئی اسامیاں ذیل ہیں:۔

جونیئر کلرک بی پی ایس۔11	01
ای ایس ٹی۔ بی پی ایس۔15	01
جے وی ٹی۔ بی پی ایس۔09	01
کل تعداد	**03**

خالی اسامیوں کی تعداد۔

لائبریرین	04
جے وی ٹی۔بی 14 تا ای ایس ٹی۔15 (ایم اینڈ ایف)	226
کل تعداد	**230**

محترمہ راحیلہ حمید خان درانی (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب۔مَیں نے question کیا تھا کہ بجٹ 2023-24ء میں واشک کے لیے کتنی اسامیاں گریڈ ایک تا پندرہ تک کی رکھی ہیں؟ تو اِسمیں تفصیل دی ہوئی ہے، جونیئر کلرک اور EST,JVT اِس میں ٹوٹل دیئے ہیں تین۔اورخالی اسامیوں کی تعداد ہے 230، جناب اسپیکر صاحب۔میڈم راحیلہ بیٹھی ہیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

میر زابد علی ریکی: یہ مجھے میڈم بتا دیں، ابھی کل یا پرسوں 2025ءشروع ہو رہا ہے دو سال گزر گئے ہیں۔ یہ پوسٹ کب fill ہوں گی کیونکہ کم سے کم اُس علاقے میں جناب اسپیکر صاحب! اگر پوسٹیں ہیں تو fill نہیں ہوں گی تو اُس سے پھر اسکول کیسے فعال ہوں گی؟ اور وہاں پھر پڑھائی کیسے ہوگی؟ میڈم! مجھے اِس کی تفصیل دی جائے اور اسمبلی کے سامنے مجھے بتا دیں کہ یہ پوسٹ آپ کب تک announce کریں گے؟ کب اِس کے orders ہوں گے؟ مجھے بتا دیں یہ 2023-24ء کے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔آج 30 تاریخ ہے کل 31 ہے۔2025ءشروع ہو رہا ہے تو دو سال گزرنے کے باوجود اگر یہ پوسٹ fill نہیں ہو جائیں اِسی طرح ہو جائیں تو پھر فائدہ کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر: Let the minister to reply this.

وزیر محکمہ تعلیم: ریکی صاحب! اِس میں جو ڈیپارٹمنٹ ہیں اُس میں میرے سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں کچھ پوسٹیں جو ہماری ہیں وہ deceased quota میں adjust ہوگئی ہیں اور جو باقی بچی ہیں وہ جلد ہی advertise ہوں گی اور اُس میں آپ کے علاقے سے کتنے لوگوں کی ہی وہ پھر میں آپ کو تفصیل، آپ میرے دفتر تشریف لے آئیں مَیں آپ کو دے دوں گی۔اُس میں جو کیونکہ ہمارے جو deceases quota میں ہوتے ہیں جو مختلف جن کے parents فوت ہوئے ہیں اُن کو ہم نے اِس میں adjust کیا تھا۔

میر زابد علی ریکی: میڈم! وہ تو ٹھیک ہے مَیں اِنشاءاللہ آپ کے آفس آؤں گا۔مگر بہرحال جو پوسٹیں اگر رہتی ہیں، یہ

پوسٹیں تو ہیں ابھی تک بھی خالی ہیں باقاعدہ مَیں نے پوچھا بھی ہے۔ اِسی وجہ سے مَیں یہ question لایا ہوں۔ تو میرا مقصد یہ ہے کہ یہ پوسٹیں fill ہو جائیں اسکول فعال ہو جائیں، دوسرا آپ نے جو یہ contract کی جو یہ پوسٹیں میرے خیال سے announce کی تھیں میڈم! اِسمیں BA, BSc آپ نے شرط رکھی تھی۔ باقاعدہ ہمارے سی ایم صاحب میر سرفراز صاحب جب واشک آئے تھے اُن سے بھی مَیں نے یہ کہا تھا کہ آپ سی ایم صاحب ! واشک وہ پسماندہ ڈسٹرکٹ ہے وہاں آپ کو بدقسمتی سے FA, FSc ملے گا، آپ نے BA, MA اور شرط شرائط ایسی رکھی ہیں جیسے کوئٹہ اور خضدار اور باقی جگہوں میں تعلیم زیادہ ہے، آپ واشک ڈسٹرکٹ کو دیکھ لیں، ایسی یونینز ہیں وہاں آپ کو FA ملے گا۔ آپ کو میٹرک ملے گا، آپ ایسی شرط رکھیں اُس ڈسٹرکٹ کے حوالے سے جو تعلیم کے حوالے سے وہ کم سے کم آکر ڈاکومنٹس اپنے جمع کریں اسکول اپنا join کریں۔ آپ نے BA, BSc,MA رکھا ہوا ہے یہ واشک کے حوالے سے میڈم! اگر دیکھا جائے وہ بہت پیچھے ہے۔ اور ناممکن ہے ابھی کوشش کر کر کے مَیں نے کہا ہے جناب اسپیکر! کہ خدارا! آپ لوگ جائیں آپ اپنی یہ سند کم سے کم FA. FSc کی لے لیں۔ آج کل جو بھی پوسٹ آرہی ہے چوکیدار کی پوسٹ بھی آرہی ہے وہ بھی میٹرک FA کی ہے جناب اسپیکر صاحب۔ اور آپ نے ایسی شرط رکھی ہوئی ہے کہ ابھی اُس یونین سے کوئی بندہ بھی نہیں آرہا ہے۔ مَیں ابھی کہاں سے لاؤں خاران سے لاؤں؟ نوشکی سے لاؤں؟ مَیں کدھر سے لاؤں جناب اسپیکر صاحب؟ اب میڈم! آپ اِس کا kindly کیونکہ آپ اُس ٹیم میں نہیں تھیں سلیم کھوسہ بھی ہمارے معزز ہمارے سلیم بھی تھے اور صادق عمرانی بھی تھے چیف سیکرٹری بھی تھے شعیب جان بھی تھے اور ہمارے اپوزیشن لیڈر میر یونس بھی تھے اُسی میں یہ مَیں نے باقاعدہ کہا تھا کہ خدارا! واشک کے حوالے سے تھوڑا باقی ڈسٹرکٹس کے موازنے سے اِس کی جو شرط و شرائط ہیں وہ کم رکھی جائیں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں آپ منسٹر صاحبہ سے نشست کر لیں وہ اِس کو بھی reconsideration کے لئے اُن سے request کر لیں۔

وزیر تعلیم: مَیں اس ایوان کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ یہ پالیسی یہ cabinet کی پالیسی ہے جو cabinet لائی ہے اور ویسے میرے خیال میں تو ٹیچر کے لیے آپ کی بات اپنی جگہ درست ہوگی کہ کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں جو بڑے پسماندہ ہیں لیکن دیکھیں ایک ٹیچر کے لیے کم ازکم BA, BSc کی شرط اِس لیے ہے کہ وہ ہائی اسکولوں میں پڑھاتے ہیں ہمارے تو میرٹ کا یہ حال ہے کہ وہ مڈل کو بھی پڑھالیں تو بہت ہے۔ تو ہم یہ ایک بڑی open and sensible قسم کی پالیسی لائے ہیں کہ جس میں جس کے نمبر زیادہ ہے، ایک تو وہ transparent کے طور پر کہ transparency قائم رہے اور ساتھ میں کہ آپ لوگوں کو پڑھانے کی اپنی قابلیت کا بھی ایک standard رکھیں تاکہ وہ آگے بچوں کو صحیح

طریقے سے پڑھا سکیں۔ بہرحال اِس پر ہم سی ایم صاحب سے، ابھی تشریف لائے ہیں ہم انکے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کہ کچھ ایسے ڈسٹرکٹس جہاں ہمیں اُس کے مطابق میرٹ نہیں مل رہا ہم اُس پر بھی discuss کرلیں گے اِنشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: thank you, thank you۔ یہ question disposed off کیا جاتا ہے۔

مولوی نور اللہ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 90 دریافت کریں۔ مولوی صاحب غیر حاضر ہیں تو اس کو defer کیا جاتا ہے۔ اچھا جواب آچکا ہے اِس کا۔ اِس کو بھی disposed off کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 94 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: Question No. 94

☆94 **سید ظفر علی آغا رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اگست 2024ء۔__

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کی جانب سے (BEEF) پروگرام کے تحت اسکالرشپ کلاس 9th، 10th فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر تک کے طلباء وطالبات کو (BEEF) پروگرام اسکالرشپ کے تحت فراہم کیا جاتا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان طلباء وطالبات کا میرٹ لسٹ نام مع ولدیت کی ضلع وار مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 دسمبر 2024ء۔

اس کا جواب اثبات میں نہیں ہے نظامت ہذا (BEEF) پروگرام اسکالرشپ کلاس 9th.10th فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر تک کے طلباء وطالبات کو (BEEF) پروگرام اسکالرشپ کے تحت فراہم نہیں کیا جاتا ہے۔

وزیر محکمہ تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس میں 9th کا اور 10th کا چونکہ اِن لوگوں کے exams بلوچستان بورڈ کے ساتھ منسلک ہیں۔ تو کیوں ناں ہم باقی جو BEEF پروگرام میں اُس کو entertain کررہے ہیں Why not 9th and 10th? وہ بھی تو بورڈ کے اسٹوڈنٹس ہیں اُن کو ہم لوگ اِس سے کیوں دُور رکھے جارہے ہیں؟ مَیں میڈم منسٹر سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی اِس کا حصہ ہونا چاہیے کیونکہ دُور دراز علاقوں سے بہت سے بچے ہیں جو بالکل تعلیم کے لحاظ سے پیچھے بھی رہ گئے ہیں۔ اُن کے پاس وہ amount نہیں ہے، وہ پیسے اُن لوگوں کے پاس نہیں ہیں کہ وہ جاکر آگے پڑھ سکیں تو اگر ہم 9th and 10th میں اُن کو entertain کرلیں تو وہ آگے جاکر اچھی پڑھائی کرسکتے ہیں مَیں میڈم سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok.

وزیرتعلیم: آغا صاحب یہ جو آپ نے کہا یہ بالکل ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ اُسکو BEEF دیں لیکن actually BEEF ہمارے ایجوکیشن کے under نہیں ہے۔ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے انڈر رہے۔ تو فنانس ڈیپارٹمنٹ اِس کو run کرتا ہے۔ اُس کا ایک اپنا board ہے وہ اُس کو run کرتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے سیکرٹری اُس کا ممبر ہیں، تو ہم نے اِس پر، یہ آپ کی تجویز بالکل ہم لے کے جائیں گے اور ہم سی ایم صاحب سے کہیں گے کہ اِس کو approve کرادیں۔ thank you

جناب اسپیکر: وہ جواب آ گیا آپ کا، سوال اسکالرشپ کے حوالے سے تھا وہ کہتے ہیں فراہم نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ سوال disposed off ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: سید ظفر علی آغا صاحب۔ آپ اپنا سوال نمبر 120 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: Question No. 120

جناب اسپیکر: جی. Minister for Education please

☆**120** **سید ظفر علی آغا رکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 26 ستمبر 2024ء۔</u>

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے اسکولز کو cluster فنڈز مہیا کیا جاتا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کسقدر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں بالخصوص ضلع پشین کے تمام اسکولز کو فراہم کردہ فنڈز کی اسکول وائز کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیرتعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 اکتوبر 2024ء۔

یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں صوبہ بھر کے اسکولز کو cluster فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں ضلع پشین کے تمام اسکولز کو فراہم کردہ فنڈز کی اسکولز وائز کی مکمل تفصیل ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے مہیا کی ہے جو کہ ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

وزیرتعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس میں کچھ میڈم! آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں مَیں نے دو تین دن سے بلکہ جب سے ہم نے حلف لیا ہے، ایجوکیشن پر میں نے بہت زیادہ تقریباً کام بھی کیا ہے اور بہت زیادہ visits بھی کیے ہیں۔ یہ جو cluster والے جو معاملات ہیں میڈم! اِس سے میں بذاتِ خود satisfy بھی نہیں ہوں اُس کی وجہ یہ ہے میڈم! کہ یہ جو clusters آپ لوگ گورنمنٹ آف بلوچستان جس طرح تیار کرتی ہے میڈم! میرے پاس میری

constituency میں، مَیں آپ کو بھجوا دیتا ہوں کلی کربلا کا جو پشین ہائی سکول ہے اُس کا جو cluster ہے اُس کی amount بھی دیے گئے ہیں میڈم! اور یہاں مجھے جو بھیجا گیا ہے اِس میں ہائی سکول کے جو clusters ہوتے ہیں وہ باقی جو اسکولز اُس کے ساتھ attach کیے جاتے ہیں for example یہاں کی ہمارے کچھ نام میں لینا چاہوں گا، شاہی کوٹ کربلا کا ہے میڈم اور داویان کربلا کا ہے اِسی طرح میں آپ کو list بھیج دیتا ہوں، تقریباً آٹھ اسکولز ہیں تو اُن میں یہ ہوتا ہے کہ اُن میں مَیں نے جو cluster دیکھا ہے اُس کو نزدیک سے، اُس میں باقاعدہ دو تین چیزیں جو مجھے سمجھ نہیں آرہیں، ایک 1947ء کو ہمارا ملک آزاد ہوا اُس کے لیے آپ لوگ ایک fund رکھتے ہیں کہ اِس کے لیے ہر سال ایک function ہونا چاہیے مَیں سوال کرتا ہوں آپ سے میڈم! کہ کتنے functions سرکاری سکولوں میں ہوئے ہیں؟ اور اُس کے لیے باقاعدہ cluster میں اُس کے لیے 60 سے 80 ہزار روپے رکھے جاتے ہیں۔ دوسرا میڈم! اُس cluster میں آپ سکول کے لیے باقاعدہ فنڈ رکھتی ہیں اِس cluster میں کہ سردیوں کے لیے آپ کو باقاعدہ لکڑیوں کے لیے اور گرمیوں میں آپ لوگوں کے لیے اُس میں بھی تقریباً 80 ہزار روپے آپ لوگ رکھتے ہیں۔ وہ پیسے کہاں جاتے ہیں ہمیں تو نہیں معلوم میڈم۔ اور renovation کے لیے جتنے بھی سکول ہیں میڈم! اِس میں مَیں ایسے سکولز آپ کو بتا سکتا ہوں میں یہ روانہ کروں گا آپ کے پاس، کہ وہ اسکولز سالوں سال سے بند ہیں چار سے پانچ سال تو مَیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسکول بند ہیں مگران پر clusters آرہے ہیں اور funds utilize ہو رہے ہیں وہ فنڈ کہاں جاتے ہیں میڈم؟ اگر آپ ہائی سکول کو for example two millions روپے یا اُس سے کم آپ دیتے ہیں میڈم! تو اُس کے ساتھ کچھ سکولز منسلک ہوتے ہیں attached ہوتے ہیں اُس کے پیسے اُسی سکول پر لگتے ہیں، مَیں گزارش کرنا چاہتا ہوں میڈم! یہ پیسے جو clusters والے ہوتے ہیں مجھے، مَیں آپ کو point out کر کے دے سکتا ہوں 18 سکولز میری constituency میں ہیں جو بالکل بند ہیں میڈم! یعنی وہ بالکل بند ہوئے پڑے ہوئے overall پشین میں 300 سکول بند ہیں۔ میڈم! میں نے آپ کو پہلے بھی آپ کو گوش گزار کیا تھا کہ 300 سکول بند ہیں آپ جا کے سی ایم صاحب کے اُس میں جو contract base پر کچھ ٹیچرز لیے گئے تھے کچھ سکولز کُھلے بھی ہیں مَیں اُس کو appreciate بھی کرتا ہوں مگر یہ clusters والے پیسے میڈم! اِس کا audit کس طرح ہوتا ہے؟ مجھے میری سمجھ میں نہیں آتا آپ ایک ہائی سکول کو 15 سے 20 لاکھ روپے دیتے ہیں اُسے attach کر لیتے ہیں، کچھ مڈل سکولز کچھ باقی چھوٹے موٹے سکولز اُس کے ساتھ attach کر لیتے ہیں مگر اُس کے paint کے لیے آپ لوگ الگ سے پیسے رکھتے ہیں۔ اور نیشنل اُس کے، جو 1947ء پر ہمارا ملک آزاد ہوا ہے، 14 اگست کے لیے آپ لوگ الگ سے پیسے رکھتے ہیں، hard and cold کے لیے الگ سا پیسے لگتے ہیں اور یہ پیسے جاتے کہاں ہیں؟ اُس کا audit آپ کس طرح

کرتے ہیں اُس کاaudit kindlyمجھے بتایا جائے میڈم؟

جناب اسپیکر: جی. Minister for Education please

وزیر تعلیم: آغا صاحب! آپ نے کچھ نئے questions بھی کر لئے ضمنی questionاِس طرح سے نہیں اُس کی regarding آپ نے نہیں کی لیکن کچھ جو نئے questions ہیں آپ کا اُس کے جواب میں آپ کو، آپ نیا سوال لے آئیں اُس پر کر لیتے ہیں۔ لیکن جو آپ نے 14 اگست اور winter کے اُس میں کہا ہے اِس کا ایک procedure ہے۔ ہمارے DEO کے اُس میں ہے، پوری کمیٹی ہے۔ اور اُس میں جو مجھے ابھی تک جواب سمجھ آتا ہے جتنا میں نے وہاں دورہ کیا ہے۔۔۔(مداخلت)

سید ظفر علی آغا: میڈم! معذرت کے ساتھ cluster کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر تعلیم: نہیں میں 14 اگست، آپکے پرانے سوال۔

سید ظفر علی آغا: میں نے سوال cluster کا ہی کیا ہے۔

وزیر تعلیم: مَیں آپ کو پُرانے سوال۔۔۔

سید ظفر علی آغا: اور cluster سے اِس لیے کئے ہے میڈم! مَیں آپ کو روانہ کر دیتا ہوں میرے پاس کچھ معلومات ہیں جو مَیں یہاں نہیں بولنا چاہتا ہوں آپ کے پاس روانہ۔

وزیر تعلیم: آپ مجھے جواب ایک دفعہ دینے دیں پھر آپ بے شک دوسرا سوال کر لیں۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب Chair کو address کریں، تقریباً ذرا سُنیں۔

سید ظفر علی آغا: یہ جو پیسے میں نے صرف آپ کو بتائے ہیں اِس کا audit آپ کس طرح کرتے ہیں۔

وزیر تعلیم: مَیں آپ کو یہی بتا رہی ہوں کہ جو آپ نے cluster کہا یہ cluster ہمارے آنے سے پہلے last government میں یہ لوگ لائے تھے اِنہوں نے تمام ہائی سکولز کو، تاکہ اُنہوں نے کہا کہ devolve کریں ہم power کو تاکہ یہ ایک ایک Head Mistress یا Head Masters کو سیکرٹری یا اُدھر تک آنے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ grassroots level تک ہم نے power دے دی تاکہ وہ اپنے طور پر ایک Head Mistressیا Head Masters کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے سکول میں اُس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ تو وہ اُس چیز کے لیے ہم نے اُس کو empower کیا تھا کہ یہ ایک بڑا ایک، بڑی بحث کے بعد یہ سسٹم آیا cluster کا۔ جسے لوگوں نے بہت appreciate بھی کیا کچھ لوگوں نے اُس پر objection بھی کی، وہ کہتے ہیں یہ اچھا نہیں ہے تو ہمیشہ جب بھی systems آتے ہیں تو اُس کی مختلف آراء ہوتی ہیں کچھ لوگ اُسے پسند کرتے ہیں کچھ لوگ نہیں

کرتے بہرحال ہمارے آنے سے پہلے یہ سسٹم آیا۔ اُس کا طریقہ کار بھی یہی ہے کہ اُس کی ایک کمیٹی ہوتی ہے DEO اُس پر بیٹھتے ہیں اُس پر سارے اُن کا جو audit ہوتا ہے جیسے کہ ہر ادارے کا یا ہر سسٹم کا ہوتا ہے وہ اُسی طرح کرتے ہیں وہ اپنی پوری رپورٹ جو جو وہ خرچ کرتے ہیں Head Mistress یا Head Masters وہ اپنی پوری رپورٹ، کہاں خرچ کیا کیا وہ اپنے DEO کو دیتے ہیں female DEO اور male DEO جس کے بھی under وہ آرہے ہوتے ہیں، ایک تو آپ کے سوال کا جواب ہے۔ دوسرا آپ نے 14 اگست اور winter کا کہا۔ 14 اگست کے تو میرے خیال میں independence day کا مَیں تو خود دیکھتی آئی ہوں جب میں منسٹر تھی یا نہیں تھی ہر سکول میں اِس کی تقریبات ہوتی ہیں اس کی بھی ہوتی ہیں 6 ستمبر کی بھی ہوتی ہیں جو بھی ہمارے قومی دن ہیں ہم اُسے خوشی سے مناتے ہیں اور ہمارے youth اور ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اُس پر پوری تقاریب کرتا ہے اور مَیں خود بھی جب سے منسٹر بنی ہوں مَیں اُن تقاریب میں جاتی ہوں۔ تیسری بات آپ نے جو کی ہے کہ سکول close کئے ہیں، دیکھیں ہمیں، ہمیں آپ کو appreciate بھی کرنا چاہیے آٹھ، ساڑھے آٹھ مہینے ہوئے ہیں ہمیں آئے ہوئے لیکن جو پچھلے عرصے سے جتنے بھی سکولز بند تھے جس بھی وجہ سے بند تھے، سکول ٹیچرز نہیں ہیں دوسرے نہیں ہیں، سی ایم صاحب کی support کے ساتھ اُن کی بہت زیادہ مَیں شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ہمیں بہت support کیا اور ہم ابھی ساڑھے تین ہزار سکول بند ہیں جن میں سے ہم almost one thousand سے بلکہ ابھی نیا data آئے گا تو یہ almost one thousand سے قریب سکولز کھول چکے ہیں اور اُس میں آپ کے ڈسٹرکٹ کی بڑی اچھی رپورٹ ہے کہ اُس میں ہم نے سکول کھولے ہیں یہ تو مجھے حیرت ہے آپ اس پر بھی ہمیں appreciate کر دیں اور ساتھ ساتھ جو ہماری جیسی جیسی یہ بھرتی ہوتی جائے گی اسپیکر صاحب! جیسے جیسے ہمارے contract کے بھی ہمارے ہیں اور ہمارے جو SBK کے بھی ہیں 23 ڈسٹرکٹس اُس دن بھی میں نے اسمبلی میں کہا ہمارے result آچکے ہیں اور بھی آرہے ہیں ہم نے بڑا expedite کیا ہے اِس کو جو کہ اب پچھلے چھ سات سال سے مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا ہم اُس کو حل کی طرف جا چکے ہیں۔ ظاہری بات ہے بلوچستان اِتنا بڑا ہے مختلف لوگوں کے مختلف علاقوں کے مختلف مسائل ہیں لیکن الحمدللہ ہم ابھی اس کے conclusion کی طرف ہیں اور اِنشاءاللہ آپ کو جیسے ہی ٹیچرز ہمارے بھرتی ہوتے جائیں گے جس جس ڈسٹرکٹ کے ہوتے جائیں گے سکول اُسی طرح سے کھلتے جائیں گے۔ سکول بند ہونے کی سب سے main وجہ ٹیچرز ہی نہیں ہیں اور اُس کے علاوہ absentees ہیں تو یہ دو reasons ہیں باقی اگر کوئی physical reason ہے like اُن کی بلڈنگ نہیں ہے یا کچھ نہیں ہے تو اُس پر بھی ہم، جو ہماری جتنی بھی اسکیمات ہیں وہ ابھی ٹیچنگ پوزیشن سے آگے جا چکی ہیں اور ابھی اُس پر کام شروع ہوگا تو آپ کو ایک واضح فرق نظر آئے گا۔ مَیں آپ سے یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں

اسپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے کہ دیکھیں ایجوکیشن میں آپ کو پچھلے 20، 25 سال کے جو بھی حالات رہے اُن کا ایک دم سے result آپ کو نہیں آئے گا انشاءاللہ آپ کو یہ میرا promise ہے کہ ابھی ہمیں ایک سال جو مَیں نے یعنی as a Minister اُٹھایا ہے، تو ایک سال تو نہیں ہوا گورنمنٹ کو ایک سال ہوا ہے۔ لیکن آپ کو کم از کم ایک ڈیڑھ سال کے بعد اُس کے ثمرات بالکل سامنے on ground نظر آئیں گے اِنشاءاللہ وتعالیٰ۔ تو آپ کے question وہ ہیں آپ کے اگر آپ کا وہ جواب جو تھا کہ تو بہت بڑا جواب تھا آپ نے جو پوچھا ہے cluster اُس کا تو وہ اِتنا بڑا جواب تھا کہ ہم نے کہا آپ اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ کرلیں۔ لیکن آپ کو most welcome آپ میرے دفتر آئیں اور آپ کو اگر کوئی بھی ایسی چیز ہے جو کہ نہیں آپ کو تسلی ہو رہی تو وہ مَیں اِنشاءاللہ وہاں آپ کو اُس کا answer کردوں گی۔ thank you

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِس میں دو باتیں مَیں add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب! اگر میڈم آپ کے ساتھ۔

سید ظفر علی آغا: میں صرف اِس کو final کر رہا ہوں۔ مجھے میڈم کی نیت پر کوئی شک نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سُنیں۔ سُنیں۔

سید ظفر علی آغا: مَیں عرض کر رہا ہوں جناب اسپیکر! مجھے پانچ منٹ دیں۔

جناب اسپیکر: آپ سُنیں ناں آپ کے مسئلے کا حل۔ مَیں کہتا ہوں میڈم آپ کے ساتھ تعاون کریں۔

سید ظفر علی آغا: cluster ایک ایسی چیز ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا DDO ایجوکیشن نہ آپ کو۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ سُن تو لیں۔

جناب اسپیکر: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّت۔ سُنیں تو صحیح۔

سید ظفر علی آغا: آپ سُن تو لیں مَیں آپ کو کیا بتا رہا ہوں سر! آپ کا ہی point on کرونگا انشاءاللہ۔ مَیں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں میڈم! یہ cluster دو قسم کے ہوتے ہیں ایک cluster وہ ہوتا ہے جو آپ ہائی سکول کو دیتی ہیں ایک cluster وہ ہوتا ہے جو آپ ہائی سکول کی لیبارٹری کو دیتی ہیں۔

جناب اسپیکر: Chair کو address کریں۔

سید ظفر علی آغا: مَیں دعویٰ کرتا ہوں جناب اسپیکر! کہ میری constituency کی حد میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ ایک بھی لیبارٹری فعال نہیں ہے مگر لاکھوں روپے اُس کے پاس جا رہے ہیں۔ ایک بھی لیبارٹری۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا

ہوں آپ اِس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں میں میڈم کے ساتھ بیٹھوں گا میڈم کو میں نے بہت سی چیزیں بتائی ہیں پشین کی ایجوکیشن کے حالات بالکل ٹھیک نہیں ہیں سر! میں اِس کے ایجوکیشن آفیسر پر بھی بات کر سکتا ہوں میں وہاں کے حالات اُس کے tensions چل رہے ہیں اُس کی بھی بات کر سکتا ہوں عقلمند کے لئے اِشارہ کافی ہے، پشین کو اِس طرح قطعاً میں نہیں چلنے دوں گا جناب اسپیکر! قطعاً میں نہیں چلنے دونگا کہ میرے بچوں کی وردیاں cluster میں ہوں اور وہاں کے اُن لوگوں کی قمیصیں پھٹی ہوئی ہیں۔ ہم ووٹ اِس لئے نہیں لوگ ہمیں دیتے ہیں کہ ہم یہاں آ کے اور سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وردیاں بچوں کو گورنمنٹ سکول کے بچوں کو نہیں مل رہی ہیں۔ جناب اسپیکر! اِس کو آپ کمیٹی سے آپ رولنگ دیں۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب! اِس طرح کرتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ مَیں میڈم کے ساتھ بیٹھوں گا اور اس پر discuss کریں گے۔

جناب اسپیکر: اب اِس طرح کرتے ہیں کہ کمیٹی میں جانے سے پہلے اِس طرح کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے اپنا EDO ایجوکیشن آپ کا، منسٹر ایجوکیشن اُن کو direct کر دیتے ہیں، آپ اُن سے جو cluster fund ہے سارا، اُن کی تفصیل مانگیں کہاں کہاں خرچ ہوا ہے اور کتنا خرچ ہوا ہے وہ آپ کو تفصیل آجائے گی۔

سید ظفر علی آغا: کمیٹی میں جانے کا کیا ہوگا۔

جناب اسپیکر: سنیں ناں اگر آپ کے پاس تفصیل آجائے گی۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے پھر کمیٹی کی طرف بھیجیں گے۔

وزیر تعلیم: جناب اسپیکر صاحب! میں صرف ایک اِن کو بتا دوں کیوں کہ سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ظاہری بات ہے۔ کیوں کہ وہ نئے سوال لاتے جا رہے ہیں تو اُس کا تو مطلب جواب میں کبھی بھی غلط بیانی نہیں کرتی ہوں اس لیے میں نے سیکرٹری صاحب سے بھی اپنے جواب پوچھا ہے۔ اُنہوں نے یہی کہا ہے کہ جو، اِس وقت دیکھیں جو cluster budget کے حوالے سے ہے، یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارا پتہ نہیں personal characters ایسے ہیں کہ ہم چیزوں کو کرپشن کی طرف لے جاتے ہیں۔ سسٹم تو بہت اچھا ہے cluster کا اگر ہو۔ اب اگر وہاں جو بھی lower level پر یا جہاں جس level پر بھی کرپشن ہو رہی ہے اس میں ہم نے بہت سختی کی ہے میں نے آتے ہی کہا ہے کہ کسی بھی صورت میں ہم اس چیز کو برداشت نہیں کریں گے۔ آپ اگر کہہ رہے ہیں کہ اسکول کے بچوں کو یونیفارم نہیں مل رہی۔ یہ آپ کے لیے نہیں ہم سب کے لیے بہت لمحہ فکریہ ہے۔ اور پہلے books نہیں مل رہی تھیں ہم نے اُس پر بھی چیزیں کیں تو انشاء اللہ یہ آپ نے پہلی دفعہ بتایا یہ میرے نوٹس میں نہیں تھا۔ اور ہم اس میں دیکھ رہے ہیں لیکن آپ کو

ایک بات بتادوں کہ laps اور cluster budget پر جہاں جہاں ہمیں complains آئی ہیں ہم نے اسپیکر صاحب! اُس پر انکوائری شروع کردی ہے۔انکوائری کمیٹیز جاری ہیں اور اُس پر بڑی تفصیلی وہ ہورہا ہے۔آپ بھی ہمیں please inform کردیں کیونکہ Pishin is the big district آپ اُس میں بتادیں کہ کس جگہ پر آپ سمجھتے ہیں کہ کہاں یہ چیز ہورہی ہے۔وہاں اگر اچھی چیز نہیں ہورہی ہے۔تو بہت اچھی چیزیں بھی ہورہی ہیں۔تو انشاءاللہ وتعالیٰ اور فی الحال ہماری جوانکوائری جاری ہے جوبھی میں نے سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے اور تمام دو مہینے سے وہ cluster budget بند ہے۔یعنی ہم نے تمام جگہوں پر جب یہ complains آئی ہیں تو ہم نے اُن کو close کرکے انکوائری initiate کی ہوئی ہے اور اُس کی انکوائری رپورٹس کے ساتھ آئیں گے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اگر ہم بات کریں گے سوال اور جواب کریں گے تو اس میں زیادہ ٹائم لگے گا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کردیں۔وہاں کی نہ vans چل رہی ہیں اور نہ وہاں کے کالجز کی بسیں چل رہی ہیں بند پڑے ہوئے ہیں سب، میں چاہتا ہوں کہ یہ میں کمیٹی میں میڈم کے ساتھ رکھوں۔

جناب اسپیکر: step by step چلیں گے۔first of all اس کو کمیٹی کے حوالے نہیں کرتے ہیں آپ detail مانگیں وہ آپ کو دے گا اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے تو یہ question دوبارہ لائیں اس کو پھر کمیٹی کو refer کریں گے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! کمیٹی کے حوالے کرنا اس کا معنی یہ ہے کہ ہم چیزوں کو sort out کی طرف لے جارہے ہیں سر! آپ کو کمیٹی پر کیوں اعتراض ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ اگر آپ کو سارے cluster fund کی details دے دیتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: سر! اسی لیے اگر آپ بولتے ہیں کہ detail میں بات کرو پھر بات بہت لمبی چلی جائے گی۔

وزیر تعلیم: اسپیکر صاحب دیکھیں اِن کے کوئی تین نئے سوال ہیں ضمنی سوال نہیں ہیں۔اِنہوں نے تین نئے سوال کیے ہیں۔اول تو اِنہیں generalize بات پورے ڈسٹرکٹ پشین کی کررہے ہیں۔ He is from one of separate constituency. جس سے وہ آئے ہیں۔ہمیں بھی details چاہئیں کہ آپ ہم سے کس حلقے کے حساب سے بات کررہے ہیں۔جی یونیفارم نہیں ہے یا cluster نہیں۔میں اِن کو بتارہی ہوں کہ دو مہینے سے انکوائری ہورہی ہے cluster budget روک لیا ہے۔

سید ظفر علی آغا: بالکل each and every thing. میڈم! pictures کے ساتھ آپ سے share کروں گا کمیٹی میں آپ کے ساتھ مل کر یہ چیز share کروں گا۔

جناب اسپیکر: آپ share کریں اُس وقت تک کمیٹی کی رپورٹ بھی آجائے گی۔

سید ظفر علی آغا: میں آپ سے گزارش یہ کررہا ہوں اگر اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب اسپیکر: سر!جی وہ انکوائری چل رہی ہے۔آغا صاحب! انکوائری چل رہی ہے اس کے متعلق انکوائری کی وہ رپورٹ تو آنے دیں۔

وزیر تعلیم: مجھے بہت خوشی ہوگی کہ جب، پہلے آپ ہمیں اتنا ٹائم دیں کہ ہم آپ کے نئے سوالوں کا جواب دیں۔

جناب اسپیکر: آپ اسپیشلی طور پر ڈسٹرکٹ پشین اگر اُس انکوائری کے اندر نہیں ہے تو شامل کردیں۔

وزیر تعلیم: بالکل اِن کو ہم بلائیں گے۔اور آپ کو invite کریں گے۔

سید ظفر علی آغا: میڈم! میں نے دو تین دفعہ آپ کو invite کیا ہے کہ آپ پشین آئیں۔سیکرٹری صاحب کو لائیں۔ میں آپ کو visit کرواتا ہوں۔میری constituency اورنگزئی میں ایک کالج ہے سر! آپ یقین کریں وہاں کے جو ٹیچرز ہیں وہ بالکل اُدھر نہیں ہیں۔وہاں کی بس خراب ہے سر! وہاں کی vans خراب ہیں میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کردیں۔

جناب اسپیکر: ہوجائے گا۔جو انکوائری چل رہی ہے اُس میں پشین اگر نہیں بھی تھا۔یہ پھر الگ چیزیں ہوگئیں۔

سید ظفر علی آغا: سر!جی یہ چیزیں میں discuss کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر تعلیم: سر! یہ بس خراب ہے یا یہ چیزیں یہ تو ہر جگہ پر، اگر کسی کو پیٹرول نہیں مل رہا تو بس رُکی ہوئی ہے، کہیں پر کچھ اور ہے تو مسئلے ہیں۔یہ آپ پلیز اِن سے کہیں کہ یہ نئے سوال لے کر آئیں جس میں ہم اِن کو پورے proper طریقے سے جواب دیں گے کہ کیا ہے۔مطلب اب یہ تو نہیں ہے کہ میں اِن کے ہر سوال کا جواب کسی idea کے ساتھ کردوں۔

سید ظفر علی آغا: میڈم! گزارش یہ ہے کہ میں cluster پر بات کررہا ہوں۔

وزیر تعلیم: cluster ہی کی بات کررہے ہیں۔دو مہینوں سے بند ہے۔آغا صاحب آپ سے میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس پر انکوائری ہورہی ہے سی ایم صاحب کے order کے بنا ہم نہیں کررہے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ سے گزارش ہے اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کردیں۔

جناب اسپیکر: میڈم! اِس طرح کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کرکے بحیثیت ایجوکیشن منسٹر ان کے ساتھ تعاون کریں جو آپ کی انکوائری چل رہی ہے اگر ضلع پشین اُس کے اندر نہیں ہے تو اُس کا نام شامل کردیں۔جو بھی کمیٹی کی انکوائری ہوتی ہے کمیشن کی جو رپورٹ آتی ہے پھر اُس کے مطابق آگے چلیں گے۔

وزیر تعلیم: جی میں اُن کو یہی بتارہی ہوں۔

جناب اسپیکر: بس ٹھیک ہے ایسے ہی ہوگا انشاء اللہ۔ dispose off کیا جاتا ہے۔ مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 114 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: Question No. 114۔

☆**114** **جناب ہدایت الرحمٰن بلوچ رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 25 ستمبر 2024ء۔

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع گوادر محکمہ تعلیم کے شعبے میں کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں ان کے نام کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 10 دسمبر 2024ء۔

ضلع گوادر محکمہ تعلیم کے شعبے میں این جی اوز کی مکمل تفصیل متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے بذریعہ مراسلہ 1685.87 مورخہ 19.10.2024 مہیا کی ہے جو کہ ذیل ہیں:۔

سیریل نمبر	این جی اوز	کام کی نوعیت
1	ای ایس پی (ایجوکیشن سپورٹ پروگرام)	اسکول مرمت
2	سی پی ڈی (کنٹیوس پروفیشنل ڈویلپمنٹ)	ٹیچر ٹریننگ
3	آئی یو سی این	ماحولیاتی آگاہی پروگرام
4	این آر ایس پی	کچھ اسکولز کو کمپیوٹر فراہم کیئے

وزیر تعلیم: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! is it ok?

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی۔

جناب اسپیکر: سوال dispose off کیا جاتا ہے۔ جی last question، میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 56 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question no 56?

☆56 **میر زابد علی ریکی رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 26 جولائی 2024ء۔

کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ محنت و افرادی قوت کی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اگر جواب

اثبات میں ہے تو اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی تفصیل دی جائے نیز سال 25-2024 کے بجٹ میں ضلع ڈیرہ بگٹی، ضلع خضدار اور ضلع ژوب کیلئے محکمہ محنت و افرادی قوت کی کل کتنی نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں اسکیم کا نام، پی ایس ڈی پی نمبر اور مختص شدہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر محنت و افرادی قوت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 21 اگست 2024ء۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع واشک، ضلع ڈیرہ بگٹی اور ضلع خضدار کیلئے محکمہ محنت افرادی قوت میں کوئی اسکیم شامل نہیں ہے جبکہ سال 25-2024ء کے بجٹ میں ضلع ژوب کیلئے ذیل اسکیم شامل کی گئی ہے:۔

نمبر شمار	نام اسکیم	پی ایس ڈی پی نمبر	مختص رقم
1	ٹیکنیکل ٹریننگ ژوب	Z20241257	160.00

میر زابد علی ریکی: یہ ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے؟

جناب اسپیکر: یہ ڈیپارٹمنٹ بابا عمرانی صاحب کے پاس ہے۔ وہ چونکہ یہاں موجود نہیں تو اُنکو آپ سمجھتے ہیں تو آپ کو اُن سے ملاقات کرنا چاہیے تو میرے خیال میں یہ بہتر ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہوتے تو بہتر تھا، پہلے بھی میں نے کہا کہ جب سوال آتے ہیں تو منسٹر نہیں آتے ہیں۔ تو دیکھ لیں۔ آپ نے کہا تھا کہ اگلی دفعہ جو سوال ہوں گے وہ منسٹر انشاء اللہ آنے کے پابند ہوں گے۔

جناب اسپیکر: اصل میں وہ elected member نہیں ہے۔ اور جو recent ہماری constitution amendments ہوئی ہیں، اُن کو permit کیا ہے۔ تو وہ ابھی تک تھوڑے سے hesitate کر رہے ہیں آنے میں، تھوڑی سی انکو دقت ہو رہی ہے، ٹھیک ہو جائے گا، اُن کو بلا لیتے ہیں۔ next session تک زابد علی ریکی! آپ کے سوال کو defer کرتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! سوال و جواب ختم ہو گئے ہیں یہ آپ نے آج کیسکو کے CEO کو بلایا تھا۔

جناب اسپیکر: کیسکو چیف اسلام آباد گئے ہیں۔ ہم نے اُن کی جو commitment ہے اُس کی report بھی منگوائی ہے۔ تو جب بھی وہ آئیں گے انشاء اللہ اُن کی availability پر میٹنگ ہو گی۔

میر زابد علی ریکی: اُن کا آنا لازمی تھا جناب اسپیکر صاحب! یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: کریں گے۔ کریں گے بالکل۔

میر زابد علی ریکی: بجلی کا مسئلہ پورے بلوچستان کا ہے جناب اسپیکر! یہ کیا حالت ہے۔ ہمارے ہر ڈسٹرکٹ میں

بل دے رہے ہیں ان میں میٹر ریڈنگ نہیں ہے ابھی ہم کیا کہیں یہ تو وفاق کی بات ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ بھی پرائم منسٹر صاحب سے اور سلیم کھوسہ صاحب بیٹھے ہیں پارلیمانی لیڈر ہیں مسلم لیگ (ن) کے وہ پرائم منسٹر شہباز شریف سے بات کریں خدارا! بلوچستان میں اس طرح کیوں ہو رہا ہے یہ کیا ہو رہا ہے بلوچستان کے لوگ بل بھی دے رہے ہیں اور اُس کے بعد ہمیں دو چار گھنٹے اُس سے بہتر ہے کہ پھر ضرورت ہی نہیں ہے بلوچستان پہلے سے اندھیرے میں ہے اب بھی ہوگا۔

جناب اسپیکر: کیسکو کے چیف کو آنے دیں اُس میٹنگ میں سلیم کھوسہ کو بھی invite کرتے ہیں وہ بھی آجائیں گے۔

میر زابد علی ریکی: سلیم کھوسہ صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں مسلم لیگ (ن) کے وہ پرائم منسٹر شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف سے بات کریں۔ خدارا بلوچستان کے مسئلے کو حل کریں، بلوچستان کے مسئلے اس طرح حل ہوتے ہیں؟ بس آئینگے پچھلی دفعہ بھی آئے وہ آکے واپس جائیں گے۔ سلیم صاحب خدارا! یہ سیریس مسئلہ ہے آپ اس میں کردار ادا کریں۔ واپڈا کا مسئلہ آپکی پارٹی کا پرائم منسٹر ہے شہباز شریف سے بات کریں بلوچستان کا مسئلہ حل کریں۔

جناب اسپیکر: جی یونس صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! کیسکو چیف کے بارے میں آج جو ٹائم آپ نے رکھا تھا، اور کیسکو چیف نے اسمبلی کو تو اہمیت نہیں دی اور وہ اسلام آباد چلے گئے۔ مطلب ہے کہ اگر آپ کے پاس اختیارات ہیں تو مہربانی کر کے اس کو صوبہ بدر کردیں۔ کیونکہ یہ کیسکو چیف بلوچستان کے لئے نہیں ہے۔ تو اس سے اندازہ لگالیں کہ بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ اور سارے ہمارے ممبران کیسکو چیف کے بارے میں کہہ رہے ہیں آپ مہربانی کر کے سی ایم صاحب کو بھی یہی کہہ دیں۔ کہ مہربانی کر کے کیسکو چیف کے خلاف کوئی لیٹر لکھیں کہ اس کو صوبہ بدر کیا جائے۔ کیونکہ یہ ہمارے لئے سودمند نہیں ہے۔ اس نے ایگریکلچر کو تباہ کردیا۔ اب لوگوں کے گھروں میں بجلی نہیں دے رہا اور اسمبلی کو بھی وہ اہمیت نہیں دے رہا ہے۔ ہر حال میں آج اُنکو آنا چاہیے تھا، چاہے جتنی بڑی میٹنگ ہو اسمبلی سے زیادہ اُس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اور اُس کے خلاف مہربانی کر کے دوبارہ بلانے سے پہلے اُس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے وہ ایک ذمہ دار شخص ہے۔

قائد حزب اختلاف: تحریک استحقاق اس کے خلاف پیش کرتے ہیں اور اُس کو باقاعدہ یہ سب اس کی حمایت میں ہیں تو اس کے خلاف تحریک استحقاق پیش کریں گے۔

جناب اسپیکر: آپ تحریک استحقاق لے آئیں اور اس پر ووٹنگ کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: one bye one

قائد حزب اختلاف: مہربانی کرکے اس کے خلاف۔۔۔

جناب اسپیکر: okay زہری صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔آپ تحریک استحقاق لائیں اُس پر ووٹنگ کرتے ہیں۔ٹھیک ہے.جی بادینی صاحب کیا کہتے ہیں؟

حاجی غلام دستگیر بادینی: جناب اسپیکر! کیسکو چیف آج ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ساتھ جناب میٹنگ تھی تو دس بجے کا کہا گیا کہ وہ ایمرجنسی میں چلے گئے ہیں چیف کیسکو کو پرائم منسٹر نے بلایا ہے۔مطلب چیف کیسکو اتنا بڑا بن گیا ہے کہ پرائم منسٹر اُس کے لئے انتظار میں ہے۔چیف کیسکو یہاں سے فوراً اسلام آباد چلے گئے،اسمبلی اورآپ نے میرے خیال میں اِن کو invite کیا تھا،یہ چھپنےاورراہِ فرار کےعلاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اس پر میرے بھی تھوڑے سے تحفظات ہیں۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: سر! آپ سے میری ریکوئسٹ ہے؟

جناب اسپیکر: جی جی۔

حاجی غلام دستگیر بادینی: میری ریکوئسٹ یہ ہے کہ سی ایم صاحب کو اس کا credit جاتا ہے کہ جو زمینداروں کا، بیس لاکھ ایک زمیندار کا جو اُنہوں نے solarization پر shifting کے۔انہوں نے ابھی کیا کیا ہے solarization کا جو process چل رہا ہے اُن کو اُنہوں نے disturb رکھا ہے۔اچھا آپ یقین کریں اسپیکر صاحب! تین بجے رات کو یہ لوگ صرف دو یا تین گھنٹے جیسے حاجی زاہد صاحب نے کہا بجلی کی ٹائمنگ آپ اندازہ لگائیں 12 بجے سے 2 بجے، 12 بجے سے 3 بجے رات کو گاؤں میں دیکھیں لوگ سوئے ہوئے ہیں،صبح گاؤں کی گلیوں میں دیکھیں پانی ہی پانی ہے لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ اپنے نل کھولے چھوڑتے ہیں۔تو میری گزارش یہ ہے کہ چیف کیسکو جب کل یا پرسوں اسلام آباد سے آتا ہے تو ہم اس کے استقبال کو جائیں۔اُس کو ائیرپورٹ سے اُٹھا کر ہم یہاں لے آئیں،یہ صحیح ہے؟

جناب اسپیکر: thank you ۔جی سلیم کھوسہ صاحب۔جی جی۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مواصلات،ورکس،فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ): ماشاء اللہ زاہد صاحب جس طرح اس ایوان کے اندر واشک کے لئے لڑ رہے ہیں۔اور سی ایم صاحب کی سربراہی میں ہم لوگ سارے گئے تھے اُنہوں نے دعوت کی تھی۔تو کافی projects چل رہے ہیں۔وہ سارا credit ان ہی کو جاتا ہے کہ یہاں لڑتے ہیں اپنے حلقے کے

عوام کے لئے بہت خدمت کر رہے ہیں۔جس طرح اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا زاہد صاحب نے، بادینی صاحب نے جو واپڈا کے حوالے سے بات کی۔ جناب اسپیکر! آپ کی سر براہی میں میرے خیال میں دو دفعہ یہاں آپ نے اُن کو بلایا۔ ہم نے بڑا اُن کے ساتھ حال احوال کیا ہر تعاون کرنے کے لئے بھی ہم نے اُن سے کہا کہ ہم جتنے بھی MPAs ہیں، جتنے بھی حلقے ہیں، جتنے بھی districts ہیں واپڈا کے، لازماً genuine issues ہیں، کچھ بل کے issues ہیں، کچھ consumers کے issues ہیں،اسی طرح کچھ واپڈا کے issue ہیں۔ہم نے ہر mechanism پر بات کی یقین دہانی کرائی کہ تھوڑا سا آپ اپنے معاملات میں نظر ثانی کریں۔ یہ بلوچستان ہے اس طرح کی زیادتی نہ کریں۔ایک تو سرد علاقے ہیں،ایک گرم علاقے ہیں۔ اِس دفعہ ہمارے علاقے میں تقریباً 52,53 سینٹی گریڈ تک گیا ہے۔جناب اسپیکر صاحب! اُس کے باوجود تین گھنٹے سے زیادہ بجلی نہیں دیتے تھے۔وہ تو چلیں گرمیاں گزر گئیں، سردیوں میں بھی same وہی حال ہے۔تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے بلایا آپ کی سر براہی میں اسمبلی کو اُنہوں نے بالکل اہمیت نہیں دی۔ اِس پر ضرور کوئی نہ کوئی آپ کی طرف سے رولنگ آنی چاہیے۔اور دوسرا واپڈا کیونکہ فیڈرل سبجیکٹ ہے۔اِسی طرح آپ کے جو گیس کے issues ہیں وہ بھی ہمارے فیڈرل کے ساتھ issues ہیں۔اُس میں سی ایم صاحب سے یہ ریکوئسٹ کروں گا۔بلکہ مجھے امید ہے سی ایم صاحب کی سر براہی میں انشاءاللہ تعالیٰ اپوزیشن لیڈر رہے اگر اپوزیشن سے کچھ اور دوست بھی اکٹھے ہو جائیں۔تو ہم پرائم منسٹر صاحب کے پاس چلے جائیں گے۔کیونکہ بلوچستان کے یہ بڑے genuine issues ہیں۔سردیوں میں آج دیکھیں کہ overall کوئٹہ یا جتنے بھی سرد علاقے ہیں وہاں سب سے زیادہ اس ٹائم گیس کی لوڈ شیڈنگ چل رہی ہے۔حالانکہ گیس کی سخت ضرورت ہے۔تو یہ issues ہیں تو میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس معاملے میں ہم لوگ آپ لوگوں کے ساتھ ہیں کیونکہ یہ صوبے کا مسئلہ ہے یہ individually کسی کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ٹھیک ہے۔

وزیر مواصلات، ورکس،فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: تو اس میں ہم آپ کے ساتھ پرائم منسٹر صاحب کے پاس جائینگے سی ایم صاحب کی سر براہی میں تا کہ یہ مسئلے حل ہوں تا کہ ہمارے بلوچستان کے عوام کو relief مل سکے۔

جناب اسپیکر: Okay, thank you very much. اچھا اس طرح ہے اس کو ہم نے جب call کی تھی اور آج شاید وہ اسلام آباد چلے گئے۔تو میں نے اُس کا جو پروگرام ہے جس پروگرام کے تحت وہ اُدھر گئے ہیں میں نے اُن کا وہ ریکارڈ منگوایا ہے۔اگر واقعی اُس کی commitment ہوئی۔تو وہ پھر آجائینگے ہمارے ساتھ میٹنگ کر لینگے اگر commitment نہیں ہوئی تو وہ بھی پھر ہاؤس کے سامنے رکھیں گے اُس کے مطابق جو ہاؤس فیصلہ کریگا۔اُس کے

مطابق انشاءاللہ تعالیٰ ہم recommend کر کے گورنمنٹ سے ریکویسٹ کریں گے کہ ان کو ریپلس کیا جائے گا۔

وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی دراخوستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی دراخوستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے آج تا تااختتام اجلاس جبکہ جناب اسفندیار کاکڑ صاحب اور میر علی حسن زہری صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

مجالس قائمہ کی رپورٹس کا پیش کیا جانا۔

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ قانون وپارلیمانی امور! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: میں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ قانون وپارلیمانی امور، مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ قانون وپارلیمانی امور کی رپورٹ بر بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) ایوان میں پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور! بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت): میں وزیر برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں، کہ بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2024ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2024ء(مسودہ قانون نمبر7مصدرہ2024ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

وزیر برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور! بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر7مصدرہ2024ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت: جی میں پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ قانون وپارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء(مسودہ قانون نمبر7مصدرہ2024ء) مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ آواز نہیں آرہی ہے۔تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان تنازعات کے متبادل حل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر7مصدرہ2024ء) کومجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بورڈ آف ریونیو! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2024ء(مسودہ قانون نمبر08مصدرہ2024)ایوان میں پیش کریں گے۔

حاجی برکت علی رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی گیری وکوسٹل ڈویلپمنٹ): میں پارلیمانی سیکرٹری، چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ بورڈ آف ریونیو کی جانب سے مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء(مسودہ قانون نمبر08مصدرہ2024ء)ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء(مسودہ قانون نمبر08مصدرہ2024ء)ایوان میں پیش ہوئی۔وزیر برائے محکمہ ریونیو بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء(مسودہ قانون نمبر08مصدرہ2024ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔جی.Minister for Revenue, please

میر محمد عاصم کرد گیلو(وزیر مال): میں وزیر برائے محکمہ مال تحریک پیش کرتا ہوں کہ چونکہ مجلس قائمہ برمحکمہ بورڈ آف ریونیو بلوچستان ٹیکس آن لینڈ اینڈ ایگریکلچرل انکم کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر08مصدرہ2024ء) کی بابت کوئی خاطر خواہ سفارشات مرتب نہیں کرسکیں۔لہٰذا میری تجویز یہ ہے کہ اسے دوبارہ متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس بابت مزید غوروخوض کیلئے ایوان میں اپنی سفارشات رپورٹ کی شکل میں پیش کردے۔

جناب اسپیکر: thank you. جی ایک منٹ hold کریں۔ دیکھیں ایک منٹ پلیز۔ منسٹر صاحب کی تجویز ہے کہ یہ جو بل دیا تھا قائمہ کمیٹی کے پاس، وہاں اِس پر ہمارے آنریبل ممبرز کی غیر حاضری کی وجہ سے اُس پر تفصیلاً discussion نہیں ہوئی ہے اور اُنہوں نے اس کو دیکھا نہیں ہے۔ تو منسٹر صاحب کی تجویز یہ ہے کہ اسکو دوبارہ کمیٹی کے پاس بھجوایا جائے تا کہ اس پر دو تین بیٹھک ۔۔۔ (مداخلت)

قائد حزب اختلاف: ہم منسٹر صاحب کے اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو دوبارہ کمیٹی کے پاس روانہ کر دیں اور اس میں کوئی time frame آپ mention نہیں کریں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی جی time limit نہیں رکھتے ہیں اس پر بیٹھک detailed debate کریں۔

قائد حزب اختلاف: باقی اِس پر اچھے طریقے سے بات ہو اور اس کو پھر خوبصورت طریقے سے منسٹر صاحب پیش کر سکیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں، انشاءاللہ انشاءاللہ۔ چلیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی): جناب اسپیکر! یہ ایک بہت بڑا ایشو ہے۔

جناب اسپیکر: ok صادق آپ کیا کہنا چار ہے ہیں۔

وزیر آبپاشی: سر! میں کہتا ہوں اس کے لئے ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب اسپیکر: اب یہ صادق بھائی! address اِدھر کریں۔ صادق بھائی! یہ منسٹر ریونیو کی سفارش پر قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ آپ سب ممبران سے میری دوبارہ گزارش ہے کہ آپ برائے مہربانی اس میٹنگ میں شرکت کریں اور اس کو تفصیلاً دیکھ لیں جو بھی recommendations آپ کرتے ہیں اُس کمیٹی کے بعد اِس پر فیصلہ ہوگا لہٰذا آپ لوگوں کی وہاں حاضری بہت ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ تعزیتی قرارداد۔

میر سرفراز احمد بگٹی صاحب، قائد ایوان، جناب بخت محمد کاکڑ صاحب، صوبائی وزیر اور جناب لیاقت علی صاحب محرکین میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

وزیر آبپاشی: سر! میری ایک ریکوئسٹ ہے کہ اس قرارداد میں بحیثیت مَیں پیپلز پارٹی کا پارلیمانی لیڈر بھی اور اِس قرارداد میں پورے ایوان کے نام شامل کیے جائیں۔

جناب اسپیکر: تو لیڈر آف دی ہاؤس آگئے ہیں وہ کر لیتے ہیں۔ صادق عمرانی صاحب کا بھی نام شامل کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو پورے ایوان کی طرف سے اس تحریک کو پیش کریں۔

قائدِ ایوان: شکریہ جناب اسپیکر۔

قائد حزب اختلاف: ہمارے اپوزیشن کی طرف سے بھی متفقہ قرارداد کردیں۔

جناب اسپیکر: .ok,ok جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائدِ ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! آپ نے مجھے اجازت دی، اور جس طرح اپوزیشن کے دوستوں نے اور ہمارے جو coalition partner ہیں اُنہوں نے اس مشترکہ تعزیتی قراردار کو adopt کیا ہے، اب یہ unanimous ہے.from all the House تو مَیں اس کو پڑھتا ہوں۔

مشترکہ تعزیتی قرارداد۔ ہرگاہ کہ مورخہ 27 دسمبر کو شہید جمہوریت محترمہ بےنظیر بھٹو کی رحلت کا وہ دن ہے۔ جب ملک کی ایک عظیم راہنما، ایک عظیم ہستی اور دخترِ مشرق کے نام سے پہچانی جانے والی پاکستان کی شان اور ایک بہادر لیڈر محترمہ بےنظیر بھٹو جو 27 دسمبر 2007ء کو راولپنڈی میں جلسے کے بعد ایک خودکش حملے میں شہید کی گئیں۔ یہ کہ سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو عالمی اور ملکی سیاست میں اپنے والد شہید ذوالفقار علی بھٹو کی طرح ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھنے اور حقیقی معنوں میں چاروں صوبوں سمیت ملک بھر کی مقبول ترین اور ہر دل عزیز سیاسی شخصیت تھیں۔ خاص کر بلوچستان کے لوگوں سے ان کا دلی لگاؤ تھا۔شہید محترمہ بےنظیر بھٹو نے ہر قسم کے جبر اور آمریت کا دلیرانہ مقابلہ کیا اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جمہوریت کی آبیاری کی۔ اِس کے علاوہ خواتین کے حقوق، تعلیم، صحت اور معاشی ترقی کے لیے سرگرم رہیں۔ اور اپنی بےلوث اور دلیرانہ قیادت کے ذریعے نوجوان نسل کو درس دیا کہ قومی اتحاد اور حب الوطنی سے ہر چیلنج کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔محترمہ بےنظیر بھٹو شہید نے اس ملک پاکستان کی خاطر اپنے والد کی شہادت جھیلی اور اپنے بھائیوں کی لاشیں اُٹھائیں، مقصد صرف عوام کو اُن کا حق دلانا تھا۔ یہ ایں وجہ وہ عوام کے دلوں میں زندہ ہیں اور تاقیامت زندہ رہیں گی۔ لہٰذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان شہیدِ جمہوریت محترمہ بےنظیر بھٹو کی پورے ملک کے عوام کے حقوق کے حصول کیلئے طویل جدوجہد کی بابت گراں قدر خدمات کے اعتراف میں اُنہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: مشترکہ تعزیتی قرارداد پیش ہوئی۔ کیا محرکین اپنی مشترکہ تعزیتی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر آبپاشی: جناب اسپیکر! قائدِ ایوان میر سرفراز بگٹی نے جو قرارداد پیش کی اس قرارداد سے قبل پورے ایوان کے دوستوں اور یہاں موجود مختلف پارٹی کے قائدین سے اس پر بات ہوئی اور یہ قرارداد مشترکہ طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے پیش کی ہے۔ اِس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی نے اور پیپلز پارٹی کی قیادت نے،

آج یہ جو پارلیمنٹ اس ملک کے اندر معرضِ وجود میں آئی، اِسکے لیے شہید ذوالفقار علی بھٹو نے بہت بڑی قربانی دی۔ تین آمروں کے خلاف جدوجہد کی۔اور جس کے نتیجے میں آج آپ ہم سب یہاں موجود ہیں۔ پھر اس ملک کے اندر بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پورے پاکستان کے مظلوم عوام کو وَن ووٹ دینے کا حق دلایا۔ اِس سے پہلے آمرانہ دورِ حکومت میں 1947ء سے لے کر 1970ء تک غریب عوام کو اس ملک کے باشندوں کو ووٹ لینے کا حق نہیں تھا۔ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور اس جمہوری جدوجہد کے لیے، جب اِس ملک میں دوبارہ آمریت نافذ ہوئی، راتوں رات ایک جمہوری حکومت کو ختم کر کے ذوالفقار علی بھٹو کو ایک جھوٹے قتل کے کیس میں، جس کے لیے آج عدالتیں خود اُس بات کا اعتراف کرتی ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو کو بیگناہ قتل کے کیس میں پھانسی دی گئی وہ بیگناہ تھے۔شہید ذوالفقار علی بھٹو کی شہادت کے بعد پیپلز پارٹی کی قیادت نے اِس ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے ایک طویل جدوجہد کی۔کوڑے کھائے پھانسی گھاٹوں میں رہے تمام مظالم برداشت کی۔اذیت گاہیں بنائی گئیں لیکن پیپلز پارٹی اور اس ملک کے پارلیمانی سیاست، جمہوری پسند قوتوں نے اِس جدوجہد کو مل کر کبھی اے آر ڈی، کبھی ایم آر ڈی کے حوالے سے آگے بڑھایا۔آخر کار عالمی قوتیں اور اس ملک کی رجعتی قوتوں کو یہ چیز پسند نہیں تھی کہ اِس ملک میں 2007ء انتخابات ہوئے۔اور اُن کو پتہ تھا کہ اس انتخابات کے نتیجے میں، پہلے اُنہوں نے یہ کوشش کی کہ بھئی نواز شریف، شہباز شریف، بے نظیر بھٹو کو اِس ملک میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔وہ عوامی طاقت کے ذریعے واپس آئے۔اور اس ملک میں اُن کی جدوجہد کے نتیجے میں جمہوریت بحال ہوئی۔جمہوریت کی بحالی سے پہلے محترمہ بینظیر بھٹو کو سرِ عام راولپنڈی میں گولیاں مار کر شہید کیا گیا۔ہم اُس کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ بینظیر بھٹو اِس ملک کی، نہ صرف اس ملک کی بلکہ دُنیا کی مظلوم قوتوں کی ایک آواز تھیں۔اس خاندان نے جو قربانیاں دیں، اس ملک کو ایٹمی طاقت دی، میزائل ٹیکنالوجی دی، جمہوریت دی، آج بھی اس جمہوری جہد و جہد کو آگے بڑھا رہے ہیں۔تو میری درخواست ہے کہ اِس قرارداد کو مشترکہ قرارداد کے طور پر پیش کیا جائے، مانا جائے اور یہ قرارداد پورے ایوان کی ہے۔

(خاموشی، اذان عصر)

جناب اسپیکر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔صادق صاحب! آپ کی گفتگو مکمل ہوگئی۔

وزیر آبپاشی: فوری طور پر قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: میڈم! آپ قرارداد پر بولنا چاہتی ہیں۔جی جی پلیز۔

محترمہ مینا مجید بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔سب سے پہلے آپکا بہت شکریہ۔میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں۔ شہید محترمہ بینظیر بھٹو پورے پاکستان بلکہ میں سمجھتی ہوں دُنیا بھر کی خواتین کے لئے ایک مشعلِ راہ تھیں۔شہید محترمہ بینظیر

بھٹو کا vision دنیا بھر کی خواتین کے لئے مشعلِ راہ تھیں۔شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے خاتون ہونے کے باوجود اپنے لیڈر شپ کا لوہا منوایا۔ پاکستان کی پہلی وزیراعظم ،مسلم دنیا کی پہلی وزیراعظم ، میں سمجھتی ہوں وہ اِتنی بہادر خاتون تھیں، اِتنی باوقار تھیں، اِتنی نڈر تھیں کہ دنیا کے مضبوط ترین مَردوں میں مَیں اُس خاتون کو زیادہ مضبوط ترین سمجھتی ہوں انسان سمجھتی ہوں،شخصیت سمجھتی ہوں۔شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے عوام کے لئے ،اس ملک کے لئے ،اِس ملک میں جمہوریت کے لئے، امن کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔تو آج پوری اسمبلی کی طرف سے، بلوچستان کی طرف سے ہم شہید محترمہ بینظیر بھٹو کوخراج تحسین پیش کرتے ہیں۔اور اِس قرارداد کی بھر پورحمایت کرتے ہیں۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بہت شکریہ اسپیکر صاحب!مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی جماعت اسلامی کی طرف سے اِس قرارداد کوسپورٹ کرتا ہوں۔اور اُس وقت بھی ہم نے اس کی اُس وقت کی قیادت محترم قاضی حسین احمدؒ اور ہماری پوری قیادت نے اس دہشتگردی کی مذمت کی۔اور حقیقتاً ایک سیاسی کارکن کے لئے، محترمہ بینظیر بھٹوشہید کی شہادت ایک افسوسناک بھی تھی۔اور بہت سارے سیاسی کارکنان غمزدہ بھی تھے۔وہ ایک بہادر خاتون تھیں، بلوچستان کے لئے، بلوچوں کے لئے بھی اُن کی آواز تھی۔مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ جومحترمہ بینظیر بھٹوشہید کے وارث ہیں، سیاسی وارث ہیں وہ اُسی مشن کو آگے لے جائیں گے۔اُس وقت کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے دَور میں محترمہ بینظیر بھٹوشہید ہوئیں۔اور اُنہوں نے یہی کہا تھا کہ آپ نہ آئیں کیونکہ آپ کی جان کوخطرہ ہے آپ ماری جائیں گی۔لیکن سب دھمکیوں کے باوجود وہ پاکستان آئیں۔تو اُس فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اُن کودھمکی دی تھی۔ تو اُمید رکھتا ہوں پیپلز پارٹی کے محترمہ بینظیر بھٹوشہید کے جتنے وارثین ہیں وہ جمہوریت کے لئے، جمہوری روایات کے لئے، اُسی طرح جہدوجہد کریں گے۔ مجھے پھر بعد میں موقع ملے نہ ملے، دوتین باتیں اوربھی کروں گا جناب اسپیکر!۔۔۔

وزیرآبپاشی: پہلے قرارداد پر بات کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں مجھے پھرموقع ملے گا یانہیں؟

جناب اسپیکر: جی جی جلدی سے windup کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب!اسی طرح ایک بات ہوئی ہے کہ مجھے افسوس ہوا صوبائی اسمبلی میں صادق عمرانی صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارے پیپلز پارٹی کے، مسلم لیگ (ن) کے، مَیں بطورممبر صوبائی اسمبلی ، یہاں PTI کے خلاف جو قرارداد پاس ہوئی ، اسپیکر صاحب! سندھ اسمبلی میں پاس نہیں ہوئی، پنجاب اسمبلی میں پاس نہیں ہوئی، قومی اسمبلی میں پاس نہیں ہوئی، سینٹ میں پاس نہیں ہوئی بلوچستان اسمبلی میں پاس ہوئی۔میں بطورایک سیاسی کارکن مجھے

اس کا بہت افسوس ہوا کہ سب سے پہلے قومی اسمبلی میں آنی چاہیے تھی، سندھ اسمبلی میں آنی چاہیے تھی پھر پنجاب اسمبلی میں آنی چاہیے تھی۔ کسی اور اسمبلی میں آنی چاہیے تھی۔ ہمارے ناتواں کندھے اور ہمارے ناتواں بازو، کیوں ہم نے اس کو پاس کیا۔ اب تک ہماری نیند میں بھی بات آتی ہے کہ ہم بلوچستان اور پاکستان والوں کو کیا منہ دکھائیں گے کہ پاس ہوئی نمبر 1۔ اور نمبر 2، پولیس کا جورویہ، میں تو پہلے ایف سی کے کیخلاف تقریر کرتا تھا۔ لیکن ہماری جو پولیس ہے ماشاءاللہ وہ بھی ایف سی سے پتہ نہیں اتنی متاثر ہے۔ اسپیکر صاحب! ابھی پنجگور میں ہماری تحریک کے سربراہ ملا فرہاد، رحمت صاحب اس کو جانتے ہیں۔ چیدگی بارڈر میں وہاں زیادتی ہوئی۔ اُنہوں نے پریس کانفرنس کی تو پولیس نے رات کو اُس کے گھر پر چھاپہ مارا اور اُس کو پکڑ کر تھانے میں بند کر دیا۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: یہ آپ تو۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسپیکر صاحب! مَیں اپنی بات تو مکمل کروں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ قرارداد سے ہٹ گئے ہیں۔ آپ صرف اور صرف اس قرارداد پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: ایک قرارداد ہے اُس کی اہمیت کو ہم لوگ ختم نہیں کریں۔ آپ اسکے بعد مولوی صاحب کو ٹائم دے دیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل بالکل۔ مولوی صاحب! یہ بعد کی بات ہے اگر آپ قرارداد کی حمایت کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُس کے بعد آپ کو ٹائم دیں گے؟

جناب اسپیکر: جی جی پلیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُس کے بعد نہیں۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ قرارداد کی حمایت کرتے ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سُنیں آپ، اُس کے بعد ٹائم دیں گے؟

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں۔ جی جی آپ کو ٹائم دیں گے۔ جی یونس صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج جو قرارداد پیش ہوئی، محترمہ شہید بینظیر بھٹو صاحبہ کی شان میں۔ دیکھیں محترمہ شہید بینظیر بھٹو کی جو قربانیاں ہیں وہ پورے ملک کے لئے بلکہ ملک سے باہر بھی اُنہوں نے جو ملک کا نام روشن کیا تھا اور جمہوریت کے لئے اُنہوں نے اور انکے خاندان نے جو قربانیاں دی تھیں اور اُنہوں نے آخری ٹائم تک جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ اُنہیں کہا گیا کہ آپ راستے سے ہٹ جائیں نہیں تو آپ کو مار دیں گے۔ لیکن اُنہوں نے

کہا کہ میں شہادت کو قبول کروں گی جیسے میرے والد اور میرے بھائی نے شہادت قبول کی میں بھی شہادت کو قبول کروں گی۔ لیکن اپنے ملک سے نہ باہر جاؤں گی نہ اپنے ملک کا نام بدنام کروں گی۔ لیکن جس طرح اُن کو شہید کیا گیا، اُنہوں نے جمہوریت کے لئے اور اس ملک کے لئے جو قربانی دی ہے ہم سب اس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور اس قرارداد کی میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت اور اپوزیشن کی طرف سے مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: .thank you۔ رحمت صاحب! آپ بھی اِسی پر بولیں گے؟ok قرارداد تک محدود رہیں پلیز۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر! مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہمیت کی حامل قرارداد ہے۔ مَیں اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ اور محترمہ شہید بے نظیر بھٹو کی جہد تسلسل کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کیونکہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ محترمہ یا پیپلز پارٹی ک قائدین اور لیڈرشپ نے اِس ملک میں جمہوریت کیلئے بے دریغ قربانیاں دی ہیں بدقسمتی سے ہمارے ملک کیلئے جتنی بھی قدآور عالمی معیار کی سیاسی لیڈرشپ ہوتی ہے، اُن کو eliminate کیلئے مختلف سازش اور حیلے بہانوں سے اُن کو راستے سے ہٹایا جاتا ہے۔ آپ یقین کریں محترمہ کی شہادت کا جو واقعہ ہوا اُس نے اِس ملک کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ بلکہ بہت سارے خطرے کی گھنٹیاں بجنے شروع ہوگئیں لیکن پھر بھی پیپلز پارٹی کی سیاسی لیڈرشپ نے اِس بڑے سانحہ کو برداشت کرتے ہوئے اِس ملک کو، ملک کی بنیادوں کو پھر سے مضبوط کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کیا۔ میں یہی اُمید رکھوں گا کہ آج بھی پاکستان میں جمہوری اداروں کی مضبوطی کیلئے اٹھارہویں ترمیم جس میں جو ترامیم ہوئی ہیں اُن پر عملدرآمد کیلئے پیپلز پارٹی اپنی کردار ادا کرے گی۔ تاکہ محترمہ کے رُوح کو تسکین ملے۔ اور ہم سارے جمہوری سیاسی ورکرز، ہم تمام سیاسی، جمہوریت پسند پارٹیوں کے شانہ بشانہ اس ملک میں بااختیار پارلیمنٹ، بااختیار عدلیہ اور آزادانہ انتخابات، عوامی رائے کا احترام چاہتے ہیں۔ ہم تمام سیاسی جماعتوں کے شانہ بشانہ اِس جدوجہد میں ساتھ ہیں۔ اور آخر میں، مَیں یہی افسوس کا اظہار کروں گا کہ یہ اِزالہ ہم سینکڑوں سالوں میں نہیں کرسکیں گے جو خلا محترمہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئی ہے وہ پُوری نہیں کی جاسکتی۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you۔ آیا مشترکہ تعزیتی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ تعزیتی قرارداد منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: آڈٹ رپورٹس کا پیش کیا جانا۔ وزیرخزانہ! آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ، حکومت بلوچستان مالی سال 22-2017ء آڈٹ سال 2022-23ء ایوان میں پیش کریں۔ جی. On his behalf.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت: مَیں زرین مگسی، وزیرخزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت

اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ،حکومت بلوچستان مالی سال2017-22ء آڈٹ سال2022-23ءایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ،حکومت بلوچستان مالی سال 2017-22ءآڈٹ سال 2022-23ء ایوان میں پیش ہوئی۔لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سُپرد کیا جاتا ہے۔

وزیرخزانہ! آئین کی آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی چیئرمین، بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ مالی سال2017-18ءاور مالی سال2021-22ءآڈٹ سال2022-23ءایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت وثقافت: مَیں زرین مگسی، وزیرخزانہ کی جانب سے آئین کے آرٹیکل 171 کے تحت اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی چیئرمین، بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ مالی سال2017-18ءاور مالی سال2021-22ء اورآڈٹ سال2022-23ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اسپیشل آڈٹ رپورٹ آن دی اکاؤنٹس آف دی چیئرمین ،بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ مالی سال 2017-18ءاور مالی سال 2021-22ءاور آڈٹ سال 2022-23ءایوان میں پیش ہوئی۔لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سُپرد کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ نے بات کرنی تھی لیکن مختصراًالفاظ میں آپ بیان کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک تو پولیس کے بارے میں بتا رہا تھا کہ پولیس بھی ایف سی کے رویے پر چل پڑی ہے۔لوگوں کی چادرو چاردیواری کو پنجگور میں ہمارے مُلا فرہاد کے گھر پر چھاپہ مارا۔ وہ ایک پُرامن سیاسی کارکن ہے۔رحمت بھائی کے وہاں کے ووٹر بھی ہیں۔ وہاں اُن کے جاننے والے بھی ہیں۔ وہ بغیرکسی ثبوت کے ایف آئی آر کے، کہ آپ نے کیوں پریس کانفرنس کی۔ پنجگور کے ایس ایس پی کے اِس رویے کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ اِسی طرح کوئٹہ میں بھی نوجوان آرہے ہیں ہمارے دفتر میں کہ یہ جو اِنکی ایگل فورس ہے وہ نوجوانوں کو چوکوں سے پکڑ پکڑ کر منشیات کے پرچے کاٹ رہے ہیں۔ بھائی کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بس پکڑ پکڑ کر منشیات کے پرچے کاٹیں۔ یہ پولیس کا رویہ ہے۔ آئی جی کو اپنی پولیس کے رویے سے اور یہ جو ایف سی کے طرز پر جارہی ہے، اِس سے نفرتیں پھیلتی ہیں۔اسپیکر صاحب! لاپتہ افراد کا مسئلہ بڑھ رہا ہے۔ یہ روزانہ ہم جو جتنے ایم پی ایز ہیں ہم یکسونہیں ہیں ہم پریشان ہیں ہم کام نہیں کر پارہے ہیں ہم ایک ماں کی فریاد سُنیں ،ایک بہن کی فریاد سُنیں۔ روزانہ نوجوان ہمارے لاپتہ ہورہے ہیں بلکہ آج بھی تربت چوک پر ظریف نامی نوجوان کی لاش موجود ہے اسپیکر صاحب! سُن لیں۔

جناب اسپیکر: Please order in the House. Madam! please order in the House.

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میڈم فرح عظیم باجی سے گزارش ہے یہ میری تقریر غور سے بیٹھ کے سنیں۔ جو ظریف نوجوان ہے اُس کی لاش ابھی تربت چوک پر رکھی ہوئی ہے انصاف کے لئے آج بھی سپیکر صاحب! تو یہ نوجوانوں کو لاپتہ کر کے مارا جارہا ہے، شہید کیا جارہا ہے۔ تو یہ ہمارے ملک کیلئے اس ریاست کیلئے بہتر نہیں ہے۔ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اِن لاپتہ افراد کے مسئلہ کو حل کرے۔ اس سے پاکستان مستحکم نہیں ہوتا اِس سے ریاست کمزور ہورہی ہے۔ اسی طرح ہمارے فش ہاربر، پسنی کے ملازمین، یونس صاحب! جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: Please order in the House۔ جی جی آپ بات کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: فش ہاربر، پسنی کے جو ملازمین ہیں، وہ اس لئے تو مَیں آخری بات نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے یہ سب جارہے ہیں۔ یہ صوبائی اسمبلی کا آپ آئینی طور پر دیکھیں بلوچستان اسمبلی کا حال آپ دیکھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ بات کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں اسمبلی کا اجلاس اسپیکر صاحب! میرا سوال ہے، اسمبلی کا اجلاس ہورہا ہو، جو باہر کمروں میں بیٹھنا کیا قانونی ہے؟

جناب اسپیکر: باہر کدھر بیٹھنا؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ جو باہر کمروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، چیمبروں میں بیٹھے ہوئے ہیں لوگ، میرا سوال ہے اسپیکر صاحب! سوال ہے کہ اسمبلی اجلاس ہورہا ہو، چیمبروں میں بیٹھنا قانونی ہے کیا؟

جناب اسپیکر: کسی ضرورت کے تحت گئے ہوں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں اِس وقت ضرورت کون سی ہے؟ یہ تنخواہ کس لیے لے رہے ہیں؟ مراعات کس لیے لیتے ہیں؟ نہیں کس کی مراعات ہم لیتے ہیں چیمبر کی یا اسمبلی کی؟

جناب اسپیکر: please آپ اپنی بات continue کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اہمیت ہی نہیں ہے، بات کرنے کا مجھے شوق نہیں ہے۔ میں اہمیت ہی محسوس نہیں کر رہا ہوں کہ جب ہم اسمبلی میں آتے ہیں تو چیمبر کیلئے تو نہیں آتے سپیکر صاحب! اسمبلی ہال کیلئے آتے ہیں۔ جب مجھے الاؤنس اور تنخواہ ملتی ہے تو اِس ہال کی ملتی ہے، اِس ہال میں بولنے کی ملتی ہے۔ مجھے تنخواہ اِس ہال کیلئے مجھے قوم بھیجتی ہے۔ چیمبر میں یا باہر بیٹھنے کیلئے نہیں۔

جناب اسپیکر: آپ بات کو مکمل کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے، لیکن میں اسپیکر صاحب! آپ کو آئندہ تجویز دوں گا۔ میں سیاسی جماعت کے ذمہ دار کے میں آپ کو تجویز دوں گا کہ ایوان کو منظم کیسے کریں گے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں مولوی صاحب! قانون کے مطابق یہاں جتنے ارکان کی ضرورت ہوتی ہے، اسمبلی اجلاس کو چلانے کیلئے، وہ تعداد موجود ہے۔ لہٰذا آپ اپنی بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! وہ نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اسپیکر صاحب! یہ قانون کے مطابق درست ہے لیکن اس ایوان کے بڑے آپ ہیں اور اس ایوان کی اہمیت اور value، اس کو منظم کرنا، اس کی value بنانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب اسپیکر: ok ok.

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لاپتہ افراد کا مسئلہ حل ہوفش ہار بر، پسنی کے ملازمین احتجاج کررہے ہیں ان کے مطالبات تسلیم کیے جائیں۔ آل پارٹیز گوادر والے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے مطالبات تسلیم کیئے جائیں۔ ان کے ساتھ سنجیدہ مذاکرات کئے جائیں۔ اور خدارا! سب سے پہلے لاپتہ افراد کا مسئلہ ہے جو بلوچستان میں بڑھ رہا ہے، اِس کو حل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آن ریکارڈ آ گیا۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 02 جنوری 2025ء بوقت سہ پہر 03:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 04 بجکر 38 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆